O

کچھ جنوں، کچھ خرد کے نام ہوئی
بس یونہی زندگی تمام ہوئی

ایک امکان کو کریدا تھا
ایک امید بے لگام ہوئی

میں نے جگنو سے راستہ پوچھا
رات کچھ اور زیرِ بام ہوئی

https://emad-ahmad.com/

سوچ، جذبات سب ہوئے بے دل
آنکھ پتھرائی، بے منام ہوئی

راستہ پا لیا تھا میں نے مگر
تب تلک زندگی کی شام ہوئی

ذات میں کتنے دیپ روشن تھے
جب اندھیرے سے ہم کلام ہوئی

خود کو پانے کے راستوں میں عماد
شبِ ہجراں بھی اک مقام ہوئی

https://emad-ahmad.com/